﴿ ٦ ﴾

جُمادی الآخرہ

پہلا جمعہ.............................دوسرا بیان

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

اور محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم

نَحۡمَدُهٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوۡلِهِ الۡکَرِیۡمِ ٥ اَمَّا بَعۡدُ!

فَاَعُوۡذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ٥

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ٥

اِذۡ یَقُوۡلُ لِصَاحِبِهٖ لَاتَحۡزَنۡ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا ج (پ۱۰۔ع۱۲)

ترجمہ: جب اپنے یار سے فرماتے تھے غم نہ کھا بیشک اللہ ہمارے ساتھ ہے۔ (کنز الایمان)

درود شریف:

حضرت ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ دور جاہلیت میں بھی خاندان قریش کے بڑے معظم اور مکرم شخصیت مانے اور جانے جاتے تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے خاندان میں صاحب دولت تھے۔ حضرت ابوبکر باوقار اور صاحب احسان و مروت تھے۔ گم شدہ کی تلاش اور مہمانوں کی خوب تواضع، خاطر فرمایا کرتے تھے۔ حضرت ابوبکر قریش کے ان گیارہ اشخاص میں ہیں جن کو دور جاہلیت اور زمانہ اسلام دونوں میں، شرف و بزرگی حاصل رہی ہے۔

حضرت ابوبکر دور جاہلیت میں، خون بہا اور جرمانے کے مقدمات کا فیصلہ فرمایا کرتے تھے جو اس زمانے کا بہت ہی بڑا اعزاز کا منصب تھا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دور جاہلیت میں بھی کبھی شراب نہیں پی، ایک مرتبہ کی بات ہے مجمع ہے صحابہ کرام کا۔ سوال کیا گیا حضرت ابوبکر سے کہ آپ نے دور جاہلیت میں کبھی شراب نوشی کو پسند فرمایا۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کی پناہ۔ میں نے کبھی شراب نہیں پی۔ سوال ہوا کیوں نہیں پی؟ تو آپ نے فرمایا کُنۡتُ اَصُوۡنُ عِرۡضِیۡ وَاَحۡفَظُ مُرُوۡئَتِیۡ یعنی میں اپنی شرافت و عزت اور مروت کی حفاظت کرتا تھا اس لئے کہ جو شراب پیتا ہے اس کی عزت و شرافت اور مروت تباہ و برباد ہو جاتی ہے۔ اس بات کو جب پیارے نبی، ہمارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے سنا تو آپ نے دو مرتبہ فرمایا کہ ابوبکر نے سچ کہا، ابوبکر نے سچ کہا۔ (تاریخ الخلفاء، ص ۳۲)

حضرت ابوبکر کی تبلیغ کا اثر: یارِ غارِ نبی، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پُر خلوص کوشش اور اچھی تبلیغ سے حضرت عثمان غنی، حضرت زبیر بن العوام، حضرت طلحہ، حضرت عبدالرحمٰن بن عوف، حضرت سعد بن ابی وقاص، حضرت عبیدہ بن جراح جیسے بہت سے جید حضرات مسلمان اور صاحب ایمان ہوئے۔ (تاریخ الخلفاء، ص۳۲)

اے ایمان والو! معلوم ہوا کہ اگر آج بھی ہم پُر خلوص کوشش کریں اور اچھی نصیحت سے کام لیں یقیناً اثر ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اپنے پیارے حبیب، ہم بیماروں کے طبیب مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے وسیلے سے ہم سب کو خلوص کی دولت عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

حضرت ابوبکر بے مثل عالم اور خطا سے پاک: محبوب مصطفیٰ حضرت ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا علم لاجواب تھا، آپ بے مثل عالم اور بالاتفاق، اعلم الصحابہ یعنی جماعت صحابہ میں سب سے زیادہ علم والے، حافظ قرآن کے ساتھ فن قرأت میں ماہر تھے۔ علم الانساب، تعبیر خواب اور خطبات کی فصاحت و بلاغت میں بے نظیر، آپ کی ذات بابرکت تھی۔ درمیان صحابہ جب کوئی مسئلہ پیش آتا، چاہے کتنا ہی مشکل کیوں نہ ہو، آپ کی خدمت میں پیش کیا جاتا۔ آپ حدیث شریف سناتے اور مشکل سے مشکل مسئلہ حل ہو جاتا۔ لوگوں کے قلوب مطمئن ہو جایا کرتے تھے۔ حضرت ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس شان کے صاحب الرائے تھے کہ ایک صحابی حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے یمن کا قاضی بنانے کا ارادہ فرمایا تو ہمارے حضور، سراپا نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی، حضرت طلحہ، حضرت زبیر، حضرت اُسید بن حضیر رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین وغیرہم صحابہ کرام سے مشورہ فرمایا۔ ہر ایک نے اپنی اپنی رائے پیش کی۔ تو ہم غریبوں کے آقا ہم فقیروں کی ثروت مصطفیٰ جان رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے مجھ سے فرمایا، معاذ بن جبل تمہاری کیا رائے ہے؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک والک وسلم میں حضرت ابوبکر صدیق اکبر کی رائے سے اتفاق کرتا ہوں، تو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کو یہ گوارہ نہیں کہ ابوبکر خطا کریں۔ (طبرانی، تاریخ الخلفاء، ص:۳۳)

درود شریف:

حضرت ابوبکر کو صدیق کا لقب: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس معراج کی رات کی صبح، دشمن رسول ابوجہل اور اس کے ساتھی مشرکین آئے اور کہنے لگے کہ ابوبکر آپ کو کچھ خبر ہے؟ آپ کے صاحب، آپ کے دوست محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہہ رہے ہیں کہ رات کو بیت المقدس آسمان، عرش وغیرہ کی سیر کو گیا اور رات ہی

میں آسمانوں وغیرہ کی سیر کر کے واپس بھی آ گیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، کیا واقعی وہ ایسا فرما رہے ہیں؟ ابوجہل اور اس کے ساتھیوں نے کہا ہاں وہ ایسا ہی کہہ رہے ہیں تو آپ نے فرمایا۔ اِنِّیْ لَاُصَدِّقُهٗ بِاَبْعَدَ مِنْ ذٰلِکَ (تاریخ الخلفاء، ص:۲۳)

یعنی اگر وہ اس سے بھی زیادہ بعید اور بڑی بات کی خبر دیں گے تو بیشک میں اس کی بھی تصدیق کروں گا۔

کس شان کا ایمان تھا حضرت ابوبکر کا: بارگاہ مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم میں حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور آپ کے بیٹے حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ حاضر ہیں۔ حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے والد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کیا کہ ابا جان آپ پر میرا ایک احسان ہے اور وہ یہ ہے کہ غزوۂ بدر میں آپ حضور پُر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور میں ابوجہل اور کفار کے ساتھ تھا۔ لڑائی ہو رہی تھی۔ سر کٹ کٹ کے گر رہے تھے اور کئی مرتبہ آپ میری تلوار کے زد میں آ گئے لیکن آپ کو میں نے باپ ہونے کی وجہ سے قتل نہیں کیا، یہ احسان ہے آپ پر میرا۔ اتنا سننا تھا کہ حضرت ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جوش ایمانی کے ساتھ ارشاد فرمایا: لَوْ اَهْدَفْتَ لِیْ لَمْ اَنْصَرِفْ عَنْكَ یعنی اے میرے بیٹے عبدالرحمٰن سن لو اگر تم میری تلوار کی زد میں آ جاتے تو قسم خدا کی، میں تم کو بیٹا سمجھ کر نہیں چھوڑتا بلکہ اس وقت اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دشمن سمجھ کر تم کو قتل کر دیتا۔ (تاریخ الخلفاء، ۳۴)

کیا خوب فرمایا۔ پیارے رضا، اچھے رضا، امام احمد رضا، سرکار اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے:

دشمن احمد پہ شدت کیجئے
ملحدوں کی کیا مروت کیجئے

درود شریف:

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا عشق رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

ابتدائے اسلام میں جو شخص مسلمان ہوتا وہ اپنے اسلام کو چھپائے رکھتا تھا اور ہمارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی چھپانے کی تلقین فرماتے تھے تاکہ کفار و مشرکین تکلیف نہ دیں جب مسلمانوں کی تعداد اڑتیس ہوئی تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت بابرکت میں عرض کی۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اب ہمیں اسلام کی تبلیغ علی الاعلان کرنا چاہئے۔ نبی برحق صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، اے پیارے صدیق۔ ابھی ہم

تعداد کے لحاظ سے تھوڑے ہیں۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بار بار اصرار کیا تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منظور فرمالیا اور سارے صحابہ کو لیکر مسجد حرام میں تشریف لے گئے۔

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خطبہ یعنی تقریر شروع کیا اور یہ سب سے پہلا خطبہ ہے جو اسلام میں پڑھا گیا۔ ہمارے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چچا حضرت امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسی دن اسلام لائے۔ خطبہ کا شروع ہونا تھا کہ چاروں طرف سے کفار و مشرکین مسلمانوں پر ٹوٹ پڑے۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عظمت و شرافت مکہ والوں میں مسلم تھی اس کے باوجود حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس قدر مارا کہ پورا چہرہ لہولہان ہو گیا اور آپ بے ہوش ہو گئے۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قبیلہ بنو تیم کے لوگوں کو خبر ہوئی تو وہ لوگ آپ کو وہاں سے اٹھا کر لائے اور کسی کو بھی یہ امید نہیں تھی کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس زدوکوب کے بعد بچ سکیں گے۔ آپ کے قبیلہ کے لوگ مسجد حرام میں آئے اور اعلان کیا کہ اگر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس حادثہ میں انتقال کر گئے تو ہم ان کے بدلہ میں عتبہ بن ربیعہ کو قتل کریں گے کیوں کہ اسی نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مارنے میں بہت زیادہ حصہ لیا تھا۔

شام تک آپ بیہوش رہے اور جب ہوش میں آئے تو سب سے پہلا لفظ یہ تھا کہ ہمارے آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا کیا حال ہے؟ اس بات پر لوگوں نے آپ کو بہت ملامت کی کہ انہیں کی وجہ سے یہ مصیبت پیش آئی اور دن بھر بے ہوش رہنے کے بعد بات کی تو سب سے پہلے انہیں کا نام لیا اور ان کا نام کیوں نہ لیتے اس لئے کہ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا ذکر اور یاد ہی تو مومن کی شان اور ایمان کی جان ہے۔ عاشق مصطفیٰ پیارے رضا اچھے رضا امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

جان ہے عشق مصطفیٰ روز فزوں کرے خدا
جس کو ہو درد کا مزہ ناز دوا اٹھائے کیوں

کچھ لوگ اس خیال سے اٹھ کر چلے گئے کہ جب بولنے لگے ہیں تو اب جان بچ جائے گی۔ آپ کی والدہ محترمہ حضرت ام الخیر رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کچھ لوگوں نے کہا کہ آپ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کھانے، پینے کا کچھ انتظام کر دیں۔ آپ کی والدہ محترمہ کچھ کھانے پینے کا سامان لیکر آئیں اور آپ کو کھانے کے لئے بہت کہا مگر عاشق صادق حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وہی ایک صدا تھی کہ ہمارے آقا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کیا حال ہے؟ آپ کی والدہ نے فرمایا کہ مجھے کچھ نہیں معلوم کہ ان کا کیا حال ہے؟ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

نے فرمایا کہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بہن ام جمیل رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس جاکر معلوم کرو کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا کیا حال ہے؟ وہ اپنے بیٹے کی بیقراری کو دور کرنے کے لئے ام جمیل کے پاس گئیں اور سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حال دریافت کیا۔

وہ بھی اس وقت تک اپنے اسلام کو چھپائے ہوئے تھیں انہوں نے ٹال دیا، اور کوئی صحیح جواب نہیں دیا اور کہا کہ اگر تم کہو تو میں چل کر تمہارے بیٹے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھوں کہ ان کا کیا حال ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہاں چلو۔ حضرت ام جمیل رضی اللہ تعالیٰ عنہا ان کے گھر گئیں اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حالت دیکھ کر برداشت نہ کرسکیں اور رونے لگیں۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے بھی پوچھا کہ ہمارے آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا کیا حال ہے؟ حضرت ام جمیل رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آپ کی والدہ کی جانب اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ سن رہی ہیں۔آپ نے فرمایا کہ ان سے نہ ڈرو۔ تو ام جمیل نے کہا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بخیرو عافیت ہیں آپ نے فرمایا کہ اس وقت کہاں ہیں؟ ام جمیل نے کہا کہ حضرت ارقم کے گھر تشریف رکھتے ہیں۔ فرمایا قسم ہے اللہ واحد ذوالجلال کی میں اس وقت تک کچھ نہیں کھاؤں گا جب تک اپنے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دیدار نہ کرلوں گا۔

خوب فرمایا سرکار اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے۔

اے عشق ترے صدقے جلنے سے چھٹے سستے
جو آگ بجھادیگی وہ آگ لگائی ہے

اور فرمایا:

دہن میں زباں تمہارے لئے بدن میں ہے جان تمہارے لئے
ہم آئے یہاں تمہارے لئے اٹھیں بھی وہاں تمہارے لئے

آپ کی والدہ محترمہ تو بہت زیادہ بے قرار تھیں کہ آپ کچھ کھا پی لیں مگر آپ نے قسم کھالی کہ جب تک حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی زیارت نہ کرلوں گا کچھ نہیں کھاؤں گا۔ تو آپ کی والدہ نے لوگوں کی آمدورفت کے بند ہوجانے کا انتظار کیا تاکہ ایسا نہ ہو کہ کوئی آپ کو دیکھ کر پھر تکلیف دے۔ جب رات زیادہ گزر گئی اور لوگوں کا آنا جانا بند ہوگیا تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ان کی والدہ محترمہ لیکر سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی خدمت بابرکت میں حضرت ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر پہونچیں۔ عاشق صادق حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب

اپنے محبوب آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا تو سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے لپٹ کر خوب روئے اور پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم بھی اشکبار ہو گئے حتیٰ کہ تمام حاضرین پر رقت طاری ہو گئی اور سب رو پڑے۔ (تاریخ الخلفاء، ۳۵۰)

اسی گریہ وزاری ومحبت کے ماحول میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے کریم، رؤف ورحیم، آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ عنایت میں عرض کیا کہ آقا میری ماں مجھ سے بڑی محبت فرماتی ہیں۔ آپ میری والدہ کے حق میں دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ میری ماں کو ایمان کی دولت سے مالا مال فرمادے اور جہنم سے نجات دیدے اور جنت کا حقدار بنادے۔ جان ایمان، مالک جنت، اللہ تعالیٰ کے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا آپ کی والدہ کی طرف نگاہ نبوت ورحمت سے دیکھنا تھا کہ حضرت ابو بکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ محترمہ نے کلمہ پڑھا اور ایمان وصحابیت سے مشرف ہو گئیں۔ (حیاۃ الصحابہ اردو البدایہ والنہایہ)

خوب فرمایا میرے آقا پیارے رضا، اچھے رضا، امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

واللہ وہ سن لیں گے فریاد کو پہونچیں گے
اتنا تو ہو کوئی جو آہ کرے دل سے

جس طرف اٹھ گئی دم میں دم آگیا
اس نگاہ عنایت پہ لاکھوں سلام

درود شریف:

کل مال نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پر قربان: حدیث شریف کی دو مشہور کتاب ترمذی شریف اور ابوداؤد شریف میں ہے۔ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ایک دن ہم لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں صدقہ اور خیرات کرنے کا حکم دیا اور اتفاق سے اس وقت میرے پاس بہت مال تھا۔ میں نے اپنے دل میں خیال کیا کہ اگر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نیکی میں آگے بڑھ جانا کسی دن میرے لئے ممکن ہوگا تو وہ دن آج کا دن ہوگا۔ میں بہت زیادہ مال اللہ تعالیٰ کی راہ میں دے کر ان سے نیکی میں آگے بڑھ جاؤں گا۔ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں کل دولت کا آدھا مال لیکر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے مجھ سے دریافت فرمایا۔ **مَاأَبْقَيْتَ لِأَهْلِكَ** یعنی اپنے گھر والوں کے لئے تم نے کتنا چھوڑا۔

حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا کہ آدھا مال گھر والوں کے لئے چھوڑ دیا ہے پھر حضرت ابو بکر

صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو کچھ ان کے پاس تھا ساری دولت، کل سرمایہ حتیٰ کہ کھانے پکانے کا برتن، کپڑا سلنے کی سوئی، پہننے کا کپڑا بھی سامان میں شامل فرمالیا اور پھٹا پرانا کمبل اپنے جسم اقدس پر اوڑھ لیا اور بٹن کی جگہ ببول کا کانٹا لگالیا۔ اور اسی شان کے ساتھ سب کا سب مال لے کر اسی لباس میں اپنے آقا کریم پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی خدمت میں شرف حضوری سے مشرف ہوئے۔ پھر اس وقت حضرت جبرئیل علیہ السلام حاضر خدمت ہوئے اور وہ بھی پھٹے پرانے کمبل اوڑھے ہوئے اور بٹن کی جگہ ببول کا کانٹا لگائے ہوئے تھے۔ ہمارے آقا کریم سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے پوچھا اے سدرہ کے مکین جبرئیل امین! آج میں تم کو کس لباس میں دیکھ رہا ہوں۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا۔ اے محبوب خدا! صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم جب سے آپ کی محبت میں حضرت ابوبکر صدیق (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نے اس لباس کو پہن لیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آسمانوں میں ہر فرشتہ کو حکم دیدیا ہے کہ تم اسی لباس کو پہن لو جس لباس میں میرے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے محبوب ابوبکر صدیق (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نظر آرہے ہیں۔ (تاریخ الخلفاء، ص ۱۰۲، نزہۃ المجالس)

بہر کیف رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے اپنے عاشق حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا۔

مَا اَبْقَیْتَ لِاَهْلِکَ یعنی اے ابوبکر۔ اپنے گھر والوں کے لئے کیا چھوڑ آئے ہو؟ فَقَالَ اَبْقَیْتُ لَهُمُ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ (تاریخ الخلفاء، ص: ۳۰)

یعنی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا کہ گھر والوں کے لئے اللہ ورسول کو چھوڑ آیا ہوں۔

پروانے کو چراغ، بلبل کو پھول بس
صدیق کے لئے ہے خدا کا رسول بس

درود شریف:

حضرات! اب تھوڑی دیر ٹھہر جائیے ایک نکتہ عرض کرتا چلوں غور سے سنئے۔

آج ہمارا مخالف بدعقیدہ کہتا ہے۔ نبی ایک ہیں ہر جگہ کیسے ہوسکتے ہیں سنی مسلمان کہتے ہیں۔ ہماری محفلوں میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آتے ہیں، ہم جہاں یاد کریں، ہمارے نبی جلوہ فرما ہوتے ہیں۔

بددین کہتا ہے جب نبی ایک ہیں تو ہر جگہ کیسے موجود ہوسکتے ہیں۔

تو بددین وہابی، دیوبندی، تبلیغی سے کہو اور اس سے پوچھو کہ ہمارے سرکار نبی مختار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے جب حضرت ابوبکر صدیق سے فرمایا کہ گھر والوں کے لئے کیا چھوڑ آئے۔ تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہی کہا تھا کہ اللہ ورسول کو گھر والوں کے لئے چھوڑ آیا ہوں۔ اب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ پوچھو کہ

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تو آپ کے پاس صحابہ کرام کی محفل میں تشریف فرما ہیں۔ وہ اور کون رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم ہیں۔ جن کو آپ گھر والوں کے لئے چھوڑ آئے ہیں تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایمان پکارے گا اور جواب دے گا کہ میرے رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) ایک ہیں مگر ان کا جلوہ ہر جگہ ہے۔

اسی کو عاشق مصطفیٰ پیارے رضا، اچھے رضا، امام احمد رضا سرکار اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

لامکاں تک اجالا ہے جس کا وہ ہے
ہر مکاں کا اجالا ہمارا نبی

اور اُستاذ زمن مولانا حسن رضا بریلوی فرماتے ہیں۔

طور پر ہی نہیں موقوف اُجالا تیرا
کون سے گھر میں نہیں جلوۂ زیبا تیرا

اے ایمان والو! یاد رکھو! مومن جلوۂ حضور دیکھتا ہے منافق کو دکھائی نہیں دیتا۔

ابوجہل کو جلوۂ محبوب خدا کبھی بھی نظر نہیں آیا۔ اور عاشق صادق حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ محفل صحابہ میں بھی جلوہ یار دیکھتے ہیں اور گھر میں بھی جلوہ محبوب خدا کا نظارہ کرتے ہیں۔

انداز حسینوں کو سکھائے نہیں جاتے
بوجہل کو محبوب دکھائے نہیں جاتے

حدیث شریف: حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ قُلْتُ لَا اَسْبِقُهٗ اِلٰی شَیْءٍ اَبَدًا۔ یعنی میں نے اپنے دل میں کہا کسی چیز میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے میں کبھی آگے نہیں بڑھ سکتا ہوں۔ (مشکوٰۃ شریف، ص ۵۵۶)

آپ کی بہادری: علامہ بزار رحمۃ اللہ علیہ اپنی مسند میں تحریر فرماتے کہ حضرت علی شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لوگوں سے دریافت کیا کہ سب سے زیادہ بہادر کون ہے تو سب لوگوں نے کہا کہ سب سے زیادہ بہادر آپ ہیں۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں تو ہمیشہ اپنے برابر سے لڑتا ہوں، پھر کیسے میں سب سے زیادہ بہادر ہوا۔ تم لوگ یہ بتاؤ کہ سب سے زیادہ بہادر کون ہے۔ لوگوں نے عرض کیا حضرت ہم کو نہیں معلوم ہے آپ ہی بتائیں۔ آپ نے فرمایا کہ سب سے زیادہ بہادر۔ دلیر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ سنو! جنگ بدر میں ہم لوگوں نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے لئے ایک عریش یعنی جھونپڑا بنایا تھا تا کہ ہمارے سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

اس میں آرام فرمائیں اور گرد و غبار اور دھوپ سے محفوظ رہیں تو ہم لوگوں نے آپس میں کہا کہ لڑائی کے وقت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس کون رہے گا۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ کوئی دشمن آپ پر حملہ کر دے۔

فَوَاللّٰہِ مَا دَنَا مِنَّا اَحَدٌ اِلَّا اَبُوْبَکْرٍ یعنی خدا کی قسم اس کام کے لئے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے علاوہ کوئی آگے نہیں بڑھا۔ آپ ننگی تلوار ہاتھ میں لے کر محبوب خدا مصطفیٰ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے پاس کھڑے ہو گئے پھر کسی دشمن کو آپ کے پاس آنے کی جرأت نہیں ہو سکی اور اگر کسی دشمن کو آتا دیکھتے تو اس پر جھپٹ پڑتے۔ اسی لئے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی ہم لوگوں میں سب سے زیادہ بہادر تھے۔ (تاریخ الخلفاء، ص ۲۵)

حضرت علی شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک روز کافروں نے ہمارے آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو پکڑ لیا اور کہنے لگے کہ تم ہی ہو جو کہتے ہو کہ خدا ایک ہے۔ حضرت علی شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ قسم خدا کی کہ اس موقع پر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے علاوہ کوئی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے قریب نہیں گیا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ آگے بڑھے اور کافروں کو مارا اور انہیں دھکے دے دے کے پیچھے ہٹایا اور فرمایا تم پر افسوس ہے کہ تم ایسی ذات کو ستاتے ہو، مارتے ہو جو یہ کہتا ہے کہ میرا معبود، پروردگار صرف اللہ ہے اور حضرت علی شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ لوگ اپنے ایمان کو چھپاتے تھے مگر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے ایمان کو علی الاعلان ظاہر فرماتے تھے اس لئے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سب سے زیادہ بہادر تھے۔ (تاریخ الخلفاء، ۲۸)

شب ہجرت: مسلمانوں پر قریش کے ظلم و ستم کا سلسلہ اتنا آگے بڑھ چکا تھا کہ مسلمان ہجرت کرنے پر مجبور ہو گئے تھے، چنانچہ صحابہ کی ایک جماعت حبشہ کی طرف ہجرت کر گئی، باقی کچھ لوگ مدینہ منورہ ہجرت کر کے پہلے چلے گئے تھے۔ مکہ مکرمہ میں چند مسلمان رہ گئے تھے تو قریش مکہ نے کہا کہ اب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو معاذ اللہ قتل کر دینے کا اچھا موقع ہے۔ مشورے کے لئے دار الندوہ میں دشمنان اسلام جمع ہوئے سب نے اپنا اپنا مشورہ پیش کیا۔ آخر طے یہ پایا کہ ہر قبیلہ سے ایک جوان کو تیار کیا جائے۔ یہ سب جوان بہادر ننگی شمشیر لیکر رات کی تاریکی میں سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے کاشانۂ نبوت کو گھیر لیں اور جب صبح ہوگی آپ نماز کے لئے باہر تشریف لائیں تو یہ سب قریش کے نوجوان بہادر ایک ساتھ مل کر ان پر حملہ کر دیں۔ اس تدبیر کا فائدہ یہ ہوگا کہ جس قتل میں تمام قبیلے شامل ہوں گے اس کا بدلہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا قبیلہ نہ لے سکے گا اور نہ ہی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے ساتھی، ماننے والے لے سکیں گے۔

طے شدہ پروگرام کے مطابق قریش کے نوجوانوں نے ننگی تلواروں کے ساتھ محبوب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کاشانۂ نبوت کو گھیر لیا۔ اور ادھر اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو دشمنان اسلام کی سازشوں

سے خبردار فرمایا اور حکم دیا کہ اے پیارے حبیب! صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم مکہ سے ہجرت فرما کر آپ مدینہ تشریف لے جائیں۔ حضرت علی شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس رات سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے ساتھ تھے۔ آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے حضرت علی شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنے بستر پر سونے کا حکم دیا اور فرمایا علی! فلاں، فلاں کی امانت ہے اسے دیکر تم بھی مدینہ آجانا اور خود سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کاشانہ اقدس سے باہر تشریف لائے۔ دشمنان اسلام گھات میں تھے کہ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم گھر سے باہر نکلیں گے تو ہم اپنا کام کرلیں گے یعنی قتل کردیں گے۔

لیکن اللہ کے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے سورہ یٰس فَاَغْشَیْنٰهُمْ فَهُمْ لَا یُبْصِرُوْنَ ۝ تک تلاوت فرمائی اور دست مبارک میں مٹی لی اور ان کے سروں پر پھینک دی۔ اور ان کے بیچ سے تشریف لے گئے مگر کوئی کافر سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو نہ دیکھ سکا۔

ایک نکتہ: آج کل ہمارا مخالف یہ کہتا ہے کہ اگر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم زندہ ہیں۔ حیات ہیں تو ہمیں نظر کیوں نہیں آتے تو میرا جواب یہ ہے کہ تم کو تو اس وقت بھی نظر نہ آئے جب شب ہجرت تمہارے پاس سے گزرے تو اب چودہ سو برس کے بعد کیسے دیکھو گے۔ سرکار کا دیدار تو مومنوں کا حصہ ہے۔

آنکھ والا تیرے جوبن کا تماشا دیکھے
دیدۂ کور کو کیا نظر آئے کیا دیکھے

درود شریف:

حضرات! میرے سرکار دونوں عالم کے مالک و مختار مصطفیٰ جان رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کاشانہ رحمت سے نکلے لیکن کوئی کافر آپ کو نہ دیکھ سکا۔ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر تشریف لے گئے اور انہیں مطلع کیا کہ اللہ تعالیٰ نے مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ جانے کا حکم فرمایا ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی۔ آقا۔ کیا میرا بھی ساتھ ہوگا؟ آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا۔ ہاں ابوبکر! تم بھی ہمارے ساتھ چلو گے۔ یہ پیغام ہجرت سن کر فرط محبت سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آنکھوں میں آنسو آگئے۔ کچھ تیاری کی گئی۔ پھر نبی رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ دونوں مکہ سے چلے، غار ثور کی طرف سفر شروع تھا۔ غار ثور مکہ سے تین میل دور جنوب کی جانب ایک بلند پہاڑ کی چوٹی پر واقع تھی۔ غار ثور پر چڑھنے سے پہلے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ رحمت میں عرض کیا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم چڑھائی بہت لمبی ہے راستہ دشوار ہے۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم میرے کندھے پر

سوار ہو جائیں۔ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بغیر تردد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کندھے مبارک پر سوار ہو گئے۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کندھے مبارک پر اس انداز سے تشریف فرما ہوئے کہ دونوں پائے اقدس حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سینے سے چمٹے ہوئے تھے گویا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا کندھا رحل تھا اور بولتا قرآن اس رحل پر رکھا ہوا تھا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے سرکار پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دونوں پائے اقدس سینے سے چمٹائے ہوئے تھے اور کبھی داہنے پیر کو چومتے اور کبھی بائیں پیر کا بوسہ دیتے۔ عاشق مصطفیٰ سرکار اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

اے عشق ترے صدقے جلنے سے چھٹے سستے — جو آگ بجھادے گی وہ آگ لگائی ہے

دو عالم سے کرتی بیگانہ دل کو — عجب چیز ہے لذت آشنائی

حضرات! عالم محبت میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھو کیسی گزری۔ کیا حال تھا؟ تو جواب ملے گا۔ نہ پوچھو کیا حال تھا۔ نور کی برسات تھی۔ کرم کا سماں تھا۔ اتنی لمبی چڑھائی مکمل کیسے ہوئی کچھ پتہ نہ چلا۔ ہم اپنے سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو لیکر غار ثور تک پہنچ گئے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی، آقا! آپ ذرا ٹھہریں تاکہ غار کو صاف کرلوں۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ غار کے اندر تشریف لے گئے اور اسے صاف کیا اور جتنے سوراخ تھے اپنے کپڑے پھاڑ پھاڑ کران سوراخوں کو بند کیا۔ کپڑا ختم ہو گیا ایک سوراخ باقی رہ گیا اس سوراخ پر اپنے پیر کا انگوٹھا رکھ دیا، تاکہ کوئی جانور سانپ وغیرہ اندر نہ آنے پائے۔ اور سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ میں عرض کیا۔

ثُمَّ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُدْخُلْ فَدَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَوَضَعَ رَأْسَهٗ فِيْ حُجْرِهٖ وَنَامَ۔

ترجمہ:۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ آپ اندر تشریف لائیے تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم تشریف لائے اور اپنا سر مبارک حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی گود میں رکھا اور سو گئے۔ (مشکوۃ شریف ۵۵۶)

صبح ہوئی تو لوگوں نے کیا دیکھا کہ نبی (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے بستر سے علی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) اُٹھ رہے ہیں۔ حیران و پریشان ہو کر پوچھا کہ اے علی! تمہارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کہاں گئے۔ حضرت مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا جاگ کر پہرہ تم لوگ دے رہے تھے اور میں رات بھر بڑے آرام سے سوتا رہا۔ پھر مجھ سے پوچھتے ہو کہ آقا کہاں گئے۔ دشمنان اسلام پریشان ہیں کہ کہاں گئے۔

اسی اثناء میں غار کے دروازے پر مکڑی نے جالا بن دیا اور کبوتر نے انڈا دیا۔ ادھر کفار مکہ سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو تلاش کرتے ہوئے غار ثور کے دہانے تک پہونچ گئے ان کے قدموں کی آہٹ سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بہت مضطرب اور پریشان ہوئے عرض کیا۔ آقا! دشمن غار کے پاس کھڑے ہیں اگر یہ لوگ اپنے قدموں کی طرف دیکھیں تو ہم کو یہ لوگ دیکھ لیں گے۔ تو سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا۔ مَاظَنُّکَ یَااَبَابَکْرٍ بِاثْنَیْنِ اَللّٰہُ ثَالِثُھُمَا اے ابوبکر! ان دونوں کے بارے میں تمہارا کیا گمان ہے جن کا تیسرا ساتھی اللہ ہے۔ (بخاری شریف، جلد ۲، ص: ۶۷۲)

دشمنان اسلام غار کے اردگرد گھومتے رہے، چکر لگاتے رہے مگر سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو نہ دیکھ سکے۔

خوب فرمایا عاشق مصطفیٰ پیارے رضا، اچھے رضا امام احمد رضا سرکار اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے:

جان ہیں، جان کیا نظر آئے
کیوں عدو گرد غار پھرتے ہیں

درود شریف:

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے نبی پر جان قربان کی

حضرات! ایک عمر رسیدہ سانپ ہزاروں برس سے اسی غار کے پاس رہتا تھا۔ اس سانپ نے سن رکھا تھا کہ اسی غار میں امام الانبیاء حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم بوقت ہجرت قیام فرمائیں گے تو میں بھی سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوں گا۔ آج وقت ہے زیارت کا، مگر دیدار کے لئے آنے کا راستہ بند ہے، بہت کوشش کیا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیر ہٹا دیں راستہ مل جائے اور دیدار ہو جائے مگر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کب ایک زہریلے سانپ کو اپنے محبوب (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) کے پاس آنے کی اجازت دیں گے۔ آخر کار سانپ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ڈس لیا اور زہر سارے بدن میں سرایت کر گیا اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ جانتے تھے کہ پُرانا زہریلا سانپ ہے اس کے زہر کا اثر بہت ہی خطرناک ثابت ہو سکتا ہے۔ مگر پیارے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو تکلیف نہ پہونچنے پائے اور آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے آرام میں خلل نہ ہونے پائے اس لئے اپنی جان کو جان ایمان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خاطر خطرے میں ڈالنا گوارہ کیا اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ بھی جانتے تھے کہ سانپ کے زہر میں مارنے کی صلاحیت ہے تو ہمارے پیارے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے شفاء دینے اور جلانے کی طاقت عطا فرمائی ہے۔

اسی کو تو سرکار اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں۔

جن کے تلوؤں کا دھوون ہے آب حیات
ہے وہ جان مسیحا ہمارا نبی ﷺ

درود شریف:

فَلُدِغَ اَبُوْبَکْرٍ فِیْ رِجْلِهٖ مِنَ الْحُجْرِ وَلَمْ یَتَحَرَّکْ مَخَافَةً اَنْ یَّنْتَبِهَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَسَقَطَتْ دُمُوْعُهٗ عَلٰی وَجْهِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ (مشکوٰۃ شریف،۵۵۶)

ترجمہ: ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاؤں میں سوراخ سے ڈسا گیا، آپ نے بالکل جنبش نہ کی اس ڈر سے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جاگ جائیں گے، پھر آپ کے آنسو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چہرے پر گرے۔

یعنی سانپ نے ڈسنا شروع کیا، آپ نے تکلیف کو برداشت کیا اور اپنی جگہ سے بھی حرکت نہ کی تاکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے آرام میں خلل نہ پیدا ہو جائے۔ سانپ کا زہر آپ کے پورے جسم میں حلول کر چکا تھا۔ آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے، کوئی روتا ہے اس کے آنسو زمین پر گرتے ہیں، کسی کے آنسو دامن میں لگتے ہیں، کسی کے آنسو آستین پہ پڑتے ہیں مگر اے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ تو بہت قیمتی ہیں مگر آپ کے آنسو بھی قیمتی ہیں آپ کی آنکھوں کے آنسو گرے اور چہرۂ محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پر پڑ گئے۔ تو سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے آنکھوں کو کھولا اور فرمایا مَالَکَ یَااَبَابَکْرٍ قَالَ لُدِغْتُ فِدَاکَ اَبِیْ وَاُمِّیْ

اے ابوبکر کیا ہوا۔ یا رسول اللہ! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) میرے ماں باپ آپ پر قربان، مجھے سانپ نے ڈس لیا ہے۔ رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنا لعاب دہن لگا دیا زہر ختم ہو گیا۔ شفا مل گئی (زرقانی، جلد ۱، ص ۳۸۹، مشکوٰۃ، ص: ۵۵۶)

خوب فرمایا عاشق مصطفیٰ پیارے رضا، اچھے رضا سرکار اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے:

صدیق بلکہ غار میں جان اپنی دے چکے
اور حفظ جان تو اصل فروض غرر کی ہے

ثابت ہوا کہ جملہ فرائض فروع ہیں
اصل الاصول بندگی اس تاجور کی ہے

درود شریف:

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے بیٹے عبداللہ کو اس کام پر مامور کیا تھا کہ تم دن کے وقت لوگوں کی باتیں سنو کہ وہ ہمارے بارے میں کیا کہتے ہیں اور جب رات ہو جائے ہمارے پاس آ کر ان باتوں سے مطلع کرو؟ عامر بن فہر کو حکم دیا کہ دن کے وقت میں بکریاں چراؤ اور رات کے وقت بکریوں کو غار کے پاس لے آؤ جس سے تازہ دودھ حاصل ہو جائے اور اپنی بیٹی اسماء کو کھانا لانے پر متعین فرمایا کہ خاموشی سے یہ تینوں حضرات اپنے اپنے کام انجام دیں۔ (ابن ہشام، جلد ا، ص ۴۷۲)

چوتھے دن ہمارے حضور سراپا نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے عاشق، یار غار کے ساتھ مدینہ شریف کی طرف کوچ فرمایا، ادھر دشمن تلاش کرتے رہے، مگر سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نہ پا سکے تو مجبور ہو کر یہ اعلان کیا کہ جو شخص محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کو گرفتار کر کے لائے اسے سو اونٹ انعام دیئے جائیں گے۔ انعام کے لالچ میں عرب کا بہادر نوجوان جس کا نام سراقہ بن مالک ہے۔ ہمارے آقا کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی تلاش میں مدینہ کی جانب نکل پڑا۔ سراقہ بن مالک گھوڑا دوڑاتا رہا آخر کار سرکار کے قریب پہونچ چکا تھا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سراقہ کو آتے ہوئے دیکھا تو سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت عالیہ میں عرض کیا کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم) سراقہ آ رہا ہے تو ہمارے سرکار امت کے غمخوار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے فرمایا:

يَـا اَبَـا بَـكْرٍ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا۔ اے ابوبکر! غم نہ کرو اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے۔ مگر سراقہ بن مالک دو تین نیزوں کے برابر قریب آ چکا تھا۔ غیب داں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم دیکھ رہے ہیں کہ سراقہ کی نیت صحیح نہیں ہے۔ اپنی خادمہ زمین کو حکم صادر فرمایا: يَـا اَرْضُ خُـذِيْـهِ اے زمین! سراقہ کو پکڑ لے۔ سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمان ذیشان سننا تھا کہ گھوڑا ٹخنوں تک دھنستا ہوا زمین میں چلا گیا۔

عاشق مصطفیٰ، پیارے رضا، اچھے رضا، امام احمد رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

وہ زباں جس کو سب کن کی کنجی کہیں
اس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام

جب سراقہ بن مالک نے یہ ماجرا دیکھا کہ آئے تھے گرفتار کرنے اور خود ہی گرفتار ہو گئے تو معافی کا طلبگار ہوا، میرے رحیم و کریم آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے معاف فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا: يَـا اَرْضُ اُتْـرُكِـيْـهِ اے زمین سراقہ کو چھوڑ دے۔ زمین نے سراقہ کے گھوڑے کو چھوڑ دیا۔ تھوڑی ہی دور سراقہ گیا تھا کہ پھر نیت خراب ہو گئی۔ پھر پلٹا اور مالک ارض و سماء کے قریب ہوا پھر سرکار کا حکم جاری ہوا يَـا اَرْضُ خُـذِيْـهِ اے زمین سراقہ کو پکڑ لے۔

اب سراقہ بن مالک کا گھوڑا گھٹنوں تک دھنستا ہوا زمین میں چلا گیا، سراقہ پریشان ہوا اور شرمندہ بھی۔ آخر معافی کا طالب ہوا۔ میرے آقا، رحمت تمام صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے پھر سراقہ کو معاف فرما دیا۔

ارشاد ہوا۔ یَا اَرْضُ اُتْرُکِیْهِ اے زمین سراقہ بن مالک کو چھوڑ دے۔

اشارہ پاتا تھا کہ زمین نے سراقہ کو چھوڑ دیا۔ اب سراقہ مکہ کی طرف چلا، کچھ دور پہونچا پھر نیت بدلی، شیطان نے اپنے چال میں لیا کہ ایک بار اور کوشش کر دو ہو سکتا ہے کامیاب ہو جاؤ۔ سرکار کو گرفتار کرنے کی نیت سے سراقہ بن مالک پھر پلٹا، قریب ہوا، آقا کا حکم پھر جاری ہوا۔ یَااَرْضُ خُذِیْهِ اے زمین سراقہ کو پکڑ لے۔ اب کی مرتبہ سراقہ کا گھوڑا کمر تک دھنستا ہوا زمین میں چلا گیا۔ آخر سراقہ بن مالک سوچنے پر مجبور ہو گیا کہ ایک بار کی بات نہیں ہے بلکہ تین مرتبہ ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا کہ حکم ہوتا ہے اور زمین عمل کرتی نظر آتی ہے تو جس کا حکم زمین پر نافذ ہے۔ سنی سنائی نہیں بلکہ دیکھی ہوئی بات ہے وہ یقیناً سچے ہیں اور ان کا دین سچا ہے۔ اب سراقہ بن مالک کا دل بدل چکا ہے۔ نفرت کی جگہ محبت اور کفر کے اندھیروں کی جگہ اسلام کا اجالا نظر آنے لگا ہے۔ گھوڑے سے نیچے اترے، ادب سے معافی کے خواستگار ہوئے۔ ہمارے سرکار رحمت پروردگار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے معاف فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ سراقہ بن مالک کے ہاتھ میں، میں کسریٰ کا کنگن دیکھ رہا ہوں۔ (بخاری، ج:۱، ص:۵۵۴، ۵۵۵)

چنانچہ مراد مصطفیٰ، امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت میں کسریٰ فتح ہوا، جہاں بے شمار خزانے، سونا، چاندی، ہیرے، جواہرات حاصل ہوئے اور مدینہ طیبہ میں لائے گئے اور بیت المال میں جمع ہوئے۔ انھیں خزانوں میں ایران کے بادشاہ کسریٰ کا کنگن جو سونے کا تھا، وہ کنگن بھی تھا۔ امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس سونے کے کنگن کو حضرت سراقہ بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پہنایا۔ اس طرح رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا ارشاد پاک پورا ہوا۔ (خصائص کبریٰ، ج:۲، ص:۱۱۳)

ورق تمام ہوا، اور مدح باقی ہے
ایک سفینہ چاہئے اس بحر بیکراں کے لئے